رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

119

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؍

یوم شنبہ ۹ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۶ نبوت ۱۳۳۳ھ ش ۔ ۶ نومبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۹۴

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۵ نومبر (بذریعہ تار) آج نماز جمعہ کے بعد بونے تین بجے سہ پہر کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر ایک بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ خدام سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے انہیں اپنے آپ کو نظم و ضبط کا پابند بنانے اور یک جہتی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حالیہ سیلاب کے دوران مختلف مقامات اور علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ نے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں جو خدمات سرانجام دیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے خدام کے جذبۂ خدمت خلق کو سراہا۔ اور ان کے کام کی تعریف فرمائی۔

خدام کا یہ اجتماع تین روز تک جاری رہے گا۔

ملک فیروز خاں نون کی طرف سے پاکستان میں سادہ عارضی آئین نافذ کرنے کی تجویز

اس آئین کے تحت عام انتخابات کرائے جائیں۔ وفاقی مجلس قانون ساز دستور ساز اسمبلی کی حیثیت سے بھی کام کرے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی پریس کانفرنس

لاہور ۵ نومبر۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے پاکستان میں ایک سادہ عارضی آئین نافذ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں آج یہ تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس عارضی آئین کے تحت عام انتخابات کرائے جائیں۔ انتخابات کے بعد دو ایوانوں والی وفاقی مجلس قانون ساز دستور ساز اسمبلی کی حیثیت سے بھی کام کرے۔ درمیانی عرصہ میں صوبائی اور مرکزی مجالس قانون ساز کے انتخابات ایک ساتھ کرائے جائیں۔ اس سلسلہ میں مشرقی بنگال کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے کہا کہ اس صوبے کی مجلس قانون ساز وزیر اعلیٰ کا انتخاب کرے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ اپنی کابینہ کو نامزد کریں۔ وزراء کے لئے قانون ساز اسمبلیوں کا ممبر ہونا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن مجلس قانون ساز سے ان کے تقرر کی منظوری لینی ضروری ہو گی۔ ملک فیروز خاں نون نے کہا۔ کہ کابینہ کی میعاد چار سال ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عارضی آئین بھی چار سال تک نافذ رہے۔ بلکہ یہ تو محض ایک تجویز ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا ملامت کی کوئی تحریک وزارت کو ہٹا نہیں سکے گی۔ اگر وزیر اعلیٰ قانون ساز اسمبلی سے کوئی بل پاس نہ کروا سکے۔ تو وہ اس کا مجاز ہو گا۔ کہ اسمبلی کو توڑنے کی سفارش کر سکے۔

انہوں نے کہا کہ دو ایوانوں والی وفاقی مجلس قانون ساز کی بنیاد بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر رکھی جائے۔ جس میں مساوات کا تصور پیش کیا جا چکا ہے۔ صوبوں کے لئے جو طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق مرکز میں بھی عمل کیا جائے گا۔ نئی وفاقی مجلس قانون ساز کو عارضی آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔ البتہ ترمیم اسی صورت میں ہو جبکہ مشرقی اور مغربی ہر دو یونٹوں کے ۲/۳ ارکان اس کے حق میں ہوں۔ ملک فیروز خاں نون نے اس بات پر زور دیا کہ انہوں نے صرف اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ تجاویز ابھی مرکزی حکومت کو بھی پیش نہیں کی گئی ہیں۔ (باقی صفحہ پر)

جنرل اسمبلی کی طرف سے پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان

براہ راست بات چیت کرنے کی تجویز

نیویارک ۵ نومبر۔ آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے مکمل اجلاس میں پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ پر زور دیا گیا۔ کہ وہ جنوبی افریقہ میں پاکستانی اور ہندوستانی باشندوں کے مسئلہ کا حل معلوم کرنے کے لئے براہ راست بات چیت کریں۔ اس سے پہلے خاص سیاسی کمیٹی نے بھی یہ تجویز پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان تینوں میں باہمی رابطہ پیدا کرنے کے لئے ایک مصالحت کنندہ مقرر کیا جائے۔ اگر چھ ماہ کے اندر اندر یہ ملک کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکیں تو سکرٹری جنرل مصالحت کنندہ مقرر کر دیں۔ صرف جنوبی افریقہ نے اس کی مخالفت کی۔

بڑی سیاسی کمیٹی کی یہ قرارداد بھی منظور کر لی گئی۔ کہ تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے پانچ طاقتوں کی دوبارہ بات چیت شروع ہونی چاہیئے۔

کراچی میں دوا سازی کی کانفرنس

کراچی ۵ نومبر۔ آج صبح گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے پاکستان میں دوا سازی کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ یہ کانفرنس تین دن تک جاری رہے گی۔ اور اس میں بیرونی ملکوں کے نمائندے بھی شرکت کر رہے ہیں۔ وزیر صحت ڈاکٹر اے ایم مالک نے آج شام کراچی میں پاکستان میں بنی ہوئی دواؤں کی نمائش کا افتتاح کیا۔

جسٹس غلام حسن کا انتقال

نئی دہلی ۵ نومبر۔ آج صبح نئی دہلی میں ہندوستان کی سپریم کورٹ کے جج جسٹس غلام حسن کا انتقال ہو گیا۔ وہ تین دن سے نمونیہ میں مبتلا تھے۔

ڈاکٹر خان صاحب نے پشاور جانا ملتوی کر دیا

کراچی ۵ نومبر۔ وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب نے جو آج پشاور روانہ ہونے والے تھے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔

مشرقی الجزائر میں فرانسیسی کمک

الجزائر ۵ نومبر۔ الجزائر میں قوم پرستوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید فرانسیسی فوج مشرقی الجزائر بھیج دی گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ نومبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سردرد کا دورہ شروع ہے۔

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— میرے داماد محمد ظفر اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام مبشر احمد تجویز فرمایا ہے۔ مبشر احمد مولوی خدا بخش صاحب بھیروی کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار احسان علی ۱۴ ارسکین روڈ لاہور

مشرقی پاکستان میں دیاسلائی کی صنعت

ڈھاکہ ۵ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں دیاسلائی کی صنعت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اس وقت صوبہ میں دیاسلائی کی تیرہ فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ لیکن جلد ہی ان کی تعداد انیس تک پہنچ جائے گی۔

سری نگر اسمبلی میں بخشی غلام محمد پر نکتہ چینی

سری نگر ۵ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی میں کئی مقررین کی طرف سے بخشی غلام محمد پر نکتہ چینی کی گئی۔ کہ وہ ریاست میں غیر ضروری اسامیاں نکال کر اپنے پٹھوؤں کو ان پر مقرر کر رہے ہیں۔ اجلاس میں ایک غیر سرکاری قرارداد بھی پیش کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ غیر ضروری اسامیاں ختم کرنے کے متعلق سفارش کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔

— ڈھاکہ ۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ سٹینڈرڈ ویکیوم آئل کمپنی عنقریب مشرقی پاکستان میں تیل کی تلاش شروع کرے گی۔

ان لعلیہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا

عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن احد لا یودی زکوٰۃ مالہ الا مثل لہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع حتی یطوّق عنقہٗ ۞ (سنن ابو داؤد)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی طرح ہوگا۔ اور اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈالا جائے گا۔

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۹ ر نومبر ۱۹۵۴ء بروز منگل

امراء و صدران و سکرٹریان تبلیغ صاحبان مطلع رہیں۔ کہ حسب دستور سابق مورخہ ۹ ر نومبر ۱۹۵۴ء بروز منگل سرکاری طور پر یوم سیرۃ النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) منایا جارہا ہے۔

تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ اہتمام کے ساتھ اس دن جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر تقاریر کا انتظام کریں۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جائے۔ طالبعلموں اور چھوٹے بچوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا کوئی ایک مشہور واقعہ بیان کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی مرزا عطاء الرحمٰن صاحب مع اہل و عیال از لیفہ سے بذریعہ سمندری جہاز پاکستان آرہے ہیں۔ ان کے خیر و عافیت سے پہونچنے اور راستے کی مشکلات و پریشانیوں سے بچنے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

۲- میری اہلیہ سعیدہ حامد بنت حامد حسین خان صاحب میرٹھی بیمار ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے نیز میں چند ایک مشکلات میں ہوں۔ ان سے نجات پانے کے لئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مرزا فضل الرحمان از مایو چھاؤنی)

۳- ہمارے صوبہ سرحد کے مخلص دوست شاہ جی محمد اکبر خاں صاحب رئیس ترنگ زئی چارسدہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اور آجکل لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ اور احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ (چراغ الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ پشاور)

۴- "کمترین کی اہلیہ قریباً دو ماہ سے بعارضہ ٹی۔بی سخت بیمار ہے۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے اس کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (چوہدری غلام نبی کلرک دفتر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۵- خاکسار کے بھائی گوٹھ ٹنڈو سندھ میں ایک فوجداری کیس میں عرصہ ڈیڑھ سال سے ماخوذ ہیں۔ عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار کے بھائیوں کی جلد از جلد اور باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد ستان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زکوٰۃ کے متعلق ارشادات

(۱) "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (مرکز سلسلہ) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔" (کشتی نوح)

(۲) "والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون۔ یعنی مومن وہ ہیں۔ جو اپنے نفس کو بخل سے پاک کر کے اپنے عزیز مال خدا کی راہ میں دیتے ہیں۔ اور اس فعل کو اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں۔ . . . . یہ حالت جو بخل سے پاک ہونے کے لئے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا اور اپنی محنت سے حاصل کردہ سرمایہ محض للہ دوسرے کو دینا بہ نسبت اس حالت کے جو محض لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرنا ہے ایک ترقی یافتہ حالت ہے۔ اور اس میں صریح اور بدیہی طور پر بخل کی پلیدی سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا سے رحیم سے تعلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ اپنے مال عزیز کو خدا کے لئے چھوڑنا بہ نسبت لغو باتوں کے چھوڑنے کے زیادہ تر نفس پر بھاری ہے۔ اس لئے اس زیادہ تکلیف اٹھانے کے کام سے خدا سے تعلق بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور بباعث ایک مشقت کا کام بجالانے کے ایمانی شدت اور صلابت بھی زیادہ ہوتی ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اے مظہرِ نورِ خدا

اے مظہرِ نورِ خدا — اے رہبرِ راہِ ھدیٰ
اے چشمۂ آبِ بقا — اے جلوۂ طورِ لقا
اے نیّرِ چرخِ رضا
کُن چارۂ آزارِ ما

اے رونقِ بزمِ جہاں — اے نکہتِ باغِ جناں
اے کاشفِ رازِ نہاں — اے صاحبِ عزمِ جواں
اے پیکرِ روحِ شفا
کُن چارۂ آزارِ ما

اے زخمۂ سازِ یقیںؔ — اے نغمۂ روحِ امیںؔ
اے غیرتِ ماہِ مبیںؔ — اے راحتِ جانِ حزیںؔ
اے معنیِ لفظِ دُعا
کُن چارۂ آزارِ ما

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ ملک محمد انور صاحب ٹکٹ کلکٹر لاہور مورخہ ۲۹/۱۰ بروز جمعہ اس جہان فانی سے رحلت کر گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک اور احمدیت کی شیدائی تھیں آٹھ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کے درجات بلند کرے اور اس کے بچوں کا خود حافظ و نگہبان ہو۔

(ملک عبد العظیم خاں ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۶ نبوت ۱۳۳۱ ہش

120

اسلامی ملکوں کی انتہا پسند تحریکیں

پچھلے دنوں ہم نے ان کالموں میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا تھا۔ کہ آج اسلامی ممالک میں بعض ایسی تحریکیں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ جو اسلام کے نام پر تشدد روا رکھنا جائز سمجھتی ہیں اور اس خیال کے زیرِ اثر حصولِ اقتدار کی ایسی امن کش راہوں پر گامزن ہیں کہ جو نہ صرف اِن ملکوں کے داخلی امن کو برباد کرنے کا موجب بنی ہوئی ہیں بلکہ دنیا کی نظروں میں ان کی وجہ سے خود اسلام بھی بدنام ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں ہم نے مصر کی اخوان المسلمون ایران کی فدایانِ اسلام، پاکستان کی جماعتِ اسلامی اور انڈونیشیا کی دار السلام پارٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ یہ سب تحریکیں اپنے آپ کو اسلام کی علمبردار ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن ان کا طریقِ عمل اشتراکیت اور فاشزم کی تقلید میں یکسر کلیاتی نظریے کا حامل ہے جس کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ یہ تحریکیں حصولِ اقتدار کے لئے محض اسلام کا نام استعمال کرنا چاہتی ہیں ورنہ فی الاصل انہیں اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ اسلام کے نام پر اشتراکی اور فاشسٹ طریقے اختیار کر کے دنیا کی نگاہوں میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب نہ بنتیں۔

کہنے کو کہا جا سکتا ہے کہ ان انتہا پسند جماعتوں کی امن کش سرگرمیوں کی وجہ سے اسلام کیوں بدنام ہو اور کیوں نہ یہ تحریکیں ہی اپنی کرتوتوں کی بناء پر دنیا کی نگاہوں میں مطعون ٹھہریں۔ خوش فہمی کے طور پر تو یہ بات بالکل درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسلام جیسے صلح و آشتی کے مذہب کو بعض بزعمِ خود غلط جماعتوں کی سراسر غیر اسلامی روش کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا لیکن اس کا کیا علاج کہ آج فریضۂ تبلیغ سے مسلمانوں کی افسوسناک غفلت کے باعث اہلِ مغرب کے سامنے اسلام کی اصل تعلیمات نہیں ہیں اور وہ اسلام کو مسلمان کہلانے والوں کے افعال و اعمال سے ہی جانچنے پر مجبور ہیں۔ جو لوگ انتہائی دردمندی کے عالم میں اس وقت اہلِ مغرب کو اسلام کی بے نظیر تعلیمات سے روشناس کرانے کی کوشش کر بھی رہے ہیں۔ ان کی کوشش کا ان انتہا پسند جماعتوں کی غیر اسلامی روش کے باعث خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا اور نہ ایسے حالات میں ہو سکتا ہے کیونکہ اہلِ مغرب بجا طور پر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان تعلیمات پر جب خود مسلمان عمل پیرا نہیں ہیں تو وہ دوسروں کو ان کی طرف دعوت کیوں دیتے ہیں۔ جب وہ ایک طرف اسلامی تعلیمات کو دیکھتے ہیں اور دوسری طرف اسلام کی طرف منسوب ہونے والی تحریکوں کی امن کش روش کا جائزہ لیتے ہیں تو ان کا عوامی ذہن فیصلہ کرتا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور اور دکھانے کے اور چنانچہ وہ ان تحریکوں کی بجائے خود اسلام کو ہی اُن کی اس امن کش روش کا ذمہ وار ٹھہراتے ہیں اور انہیں اسلام سے دور رہنے میں ہی عافیت نظر آتی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

اسلام کے نام پر اٹھنے والی ان انتہا پسند تحریکوں کی وجہ سے دنیا بھر میں اسلام کے بدنام ہونے کا تازہ ثبوت ہمیں لنڈن ٹائمز کے ایک حالیہ ایڈیٹوریل سے ملتا ہے۔ جو اسٹار نیوز ایجنسی کے حوالے سے یہاں کے اخبارات میں بھی شائع ہوا ہے۔ ٹائمز نے "اسلامی ممالک کا بحران" کے زیرِ عنوان ایک طویل مقالۂ افتتاحیہ میں مصر، ایران، پاکستان اور انڈونیشیا کے حالیہ واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے دریافت کیا ہے کہ کیا اسلام جہاں تک کسی قوم میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا سوال ہے ایک ایسی قوت ثابت ہو رہا ہے۔ جس کا اسلام کے علمبرداروں کی طرف سے بالعموم دعویٰ کیا جاتا ہے؟ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ یہ دعویٰ درست نہیں ہے ٹائمز نے اس کی وجوہات پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اس ضمن میں لکھا ہے کہ:۔

"اسلام نے غیر مذہبی امور کے متعلق بھی ایسا حتمی اور جامد طریقِ کار مقرر کیا ہے۔ جس میں تاویل و توجیہہ کے اعتبار سے دیگر ادیان کے پیش کردہ اصولوں کی نسبت بہت ہی کم لچک پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی مخصوص سیاسی روایات کے پیشِ نظر اقتصادی اور معاشرتی ترقی کی قومی امنگوں میں ہم آہنگی پیدا نہیں ہو سکی ....

"مصر میں الاخوان المسلمون، ایران و پاکستان میں رجعت پسند ملاؤں اور انڈونیشیا میں دار السلام نامی جماعتوں نے جو کردار ادا کیا ہے۔ اس سے ان مصائب و آلام کی اچھی طرح وضاحت ہو جاتی ہے۔ جن کا سامنا ان چاروں مملکتوں کو کرنا پڑ رہا ہے۔"

(لنڈن ٹائمز یکم نومبر ۱۹۵۲ء)

ٹائمز کے اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہلِ مغرب اسلام کی روشنی میں اسلامی ممالک کی مذکورہ بالا تحریکوں کا جائزہ نہیں لے رہے۔ بلکہ وہ ان انتہا پسندوں کے طریقِ عمل کو اساس بنا کر اسلام کو پرکھ رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ گویا ان کی اس روش کا اسلام ہی ذمہ دار ہے۔ پس اسلام اغیار کی دشمنی کی وجہ ہی سے نہیں بلکہ خود اپنوں ہی میں سے بعض کی متشددانہ اور غیر اسلامی روش کے باعث بدنام ہو رہا ہے۔ اور دنیا جو کمیونسٹ اور سرمایہ دارانہ نظاموں کی ہلاکت آفرینیوں سے تنگ آ کر اسلام کی طرف مائل ہو سکتی تھی۔ اس سے متنفر ہوتی جا رہی ہے۔

اگر یہ نام نہاد اسلامی تحریکیں متشدد طریقوں کو جن کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے اختیار نہ کرتیں۔ اور سیاسی اقتصادی اور معاشرتی اصلاح کے لئے پُر امن جمہوری اصولوں پر اکتفا کرتے ہوئے کمیونسٹ اور فاشسٹ اصولوں کو آلۂ کار نہ بناتیں تو ان اسلامی ممالک میں کبھی انتشار رونما نہ ہوتا۔ اور اہلِ مغرب کبھی یہ رائے قائم نہ کرتے کہ اسلام کا پیش کردہ نظریۂ حیات یکسر جامد ہونے کے باعث اپنے اندر کوئی لچک نہیں رکھتا حالانکہ زندگی کی ہزاروں ضرورتوں کے متعلق قانونِ اخلاق کا وہ لچکدار فلسفہ جو موقع اور محل پر کام آ سکے اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب میں مفقود ہے۔ غیر لچکدار تعلیم وسیع اسلامی دنیا کی کبھی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ اطراف و اکناف عالم میں بسنے والی مختلف الخیال قوموں کو باہم جمع کرنے کے لئے ایک لچکدار تعلیم کی ضرورت تھی جو اپنی لچک کے ساتھ قانون کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے موقع اور محل کے مطابق قانون کی شدت کا ازالہ کرتی رہے تاکہ ہر نوعیت کے خیالات اعتدال پر آ کر ایک ہی رسی میں بندھے رہیں۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں اسلام مبعوث ہوا۔ جس کی تعلیمات میں اتنی لچک رکھی گئی تھی۔ کہ وہ نئی ضرورتوں اور نئے حالات کے مطابق محکمات میں فرق ڈالے بغیر ہر شعبۂ زندگی میں لوگوں کی رہنمائی کر سکے۔ اور ایسی صورت پیدا نہ ہونے پائے۔ کہ دنیا ان تعلیمات کو جامد خیال کرتے ہوئے سرے ہی سے خیر باد کہہ بیٹھے۔ اور یکسر غیر فطری اصولوں کی طرف بہہ جائے۔ جیسا کہ اہلِ مغرب عیسائیت کی غیر لچکدار تعلیم سے بیزار ہو کر مادیت کی طرف بہہ گئے ہیں۔ یا انتہا پسند مولویوں کے جامد نظریات سے تنگ آ کر خود مسلمان اسی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں۔

الاخوان المسلمون، فدایانِ اسلام، جماعتِ اسلامی، اور دار السلام وغیرہ کا متشدد طریقے اختیار کرنا بھی اسی لئے ہے کہ موقع و محل اور حالات و واقعات کی رعایت مفقود ہونے کے باعث لوگوں کو ان کے نظریات جامد نظر آتے ہیں اور وہ انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ان حالات میں ان بے چاروں کو جمہوری اور پُر امن طریقوں سے آگے آنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مجبور ہو کر وہ تشدد پر اتر آتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ایک دفعہ اقتدار ہمارے ہاتھ میں آ جائے۔ پھر ہم ڈنڈے کے زور سے سب کو سیدھا کر لیں گے۔ حالانکہ اس طرح دنیا میں نہ کبھی اصلاح ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ البتہ تبلیغ و ارشاد کی مدد سے اگر لوگوں کی ذہنیت بدل دی جائے۔ اور جس حد تک اسلامی تعلیمات میں لچک موجود ہے اسے مدنظر رکھا جائے تو خونریزی کے بغیر ہی دنیا میں حقیقی اسلامی نظام قائم ہو سکتا ہے —— لیکن یہ پاپڑ بیلے کون؟ ان کو تو فکر یہ ہے کہ کسی طرح اقتدار میسر آ جائے۔ اسلام بدنام ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ اسلامی ملکوں کا داخلی امن اور خود دنیا بھر میں اسلام کی نیک نامی اور برتر دینی حیثیت اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ ان تحریکوں کو کھل کھیلنے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے تاکہ اسلامی ممالک اندرونی خلفشار سے نجات پا کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ اور اسلام بھی خواہ مخواہ دنیا میں بدنام نہ ہو۔

جلسہ سالانہ پر الفضل کا خاص نمبر

اہل قلم اور مشتہرین اصحاب سے گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے اس موقعہ پر قارئین کی خدمت میں الفضل کا ایک خاص نمبر پیش کیا جائے گا۔ اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

سرورق عمدہ۔ رنگین طباعت۔ جس پر متعدد فوٹو بلاک ہوں گے۔ **اہل قلم** اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائیں۔ **مشتہرین** کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ ابھی سے اپنے اشتہار کے لئے جگہ متعین کروالیں۔ الفضل ایک ایسا اخبار ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مینیجر الفضل)

عذابوں کے متعلق قانونِ ربّانی

قرآن مجید کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ کا جائزہ

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

قرآن کریم مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں انسانی زندگی کی تمام ضروریات کا اصولی علاج موجود ہے۔ دنیا و آخرت کے بارے میں مکمل دینی معلومات جمع ہیں۔ مسلمانوں کی ترقی و تنزل اور دوبارہ عروج کی پیشگوئیاں درج ہیں۔ دنیا کے اہم انقلابات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ الغرض قرآن کریم مسلمانوں کے لئے ہر پہلو سے کامل شریعت اور مکمل دستورِ زندگی ہے۔

اس وقت دنیا ایک نئے اور نہایت دور رس نتائج والے انقلاب کے دروازے پر ہے۔ دنیوی نظاموں میں ایک ہولناک کشمکش جاری ہے۔ مذہبیت اور لامذہبیت میں ایک فیصلہ کن جنگ درپیش ہے۔ شیطان کی فوجیں پوری قوت سے اسلام سے برسرِ پیکار ہیں۔ مسلمان اس وقت جس بے عملی اور غفلت کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہ ایک عام آدمی کے لئے مایوس کن حالت ہے۔ دوسری طرف صاف نظر آ رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قہری تجلیات عذاب کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور دنیا کے انسان ہلاکت کی لپیٹ میں آ رہے ہیں۔ مادہ پرست غور کرتے ہیں۔ کہ یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی۔ اور اس سے بچنے کا کیا طریق ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ "مادہ پرستی میں گھری ہوئی عقلِ انسانی حوادث کے پس پردہ کام کرنے والے عذاب الٰہی کے قانون کو نہیں پا سکتی۔" اس قانون کا پتہ خدا تعالیٰ کی کامل کتاب قرآن مجید سے ہی لگ سکتا ہے۔

گذشتہ دنوں ہمارے ملک میں جو تباہی آئی۔ اس کا اجمالی ذکر ترجمان القرآن ماہِ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:-

"پاکستان کے دونوں بازو آج ایسے ہولناک سیلابوں سے دوچار ہیں۔ جن کی مثال گذشتہ ایک صدی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ صدہا میل کا لمبا چوڑا علاقہ زیرِ آب ہے۔ ایک طرف سے اگر خبر آتی ہے۔ کہ پانی گھٹنا شروع ہوا ہے تو معاً دوسری جانب سے اطلاع ملتی ہے۔ کہ سطح آب اور اونچی ہو رہی ہے۔ پہلا پانی اپنے بہاؤ کے لئے راستہ پا نہیں چکتا۔ کہ اوپر سے کالی گھٹائیں سمندر کے سمندر اور انڈیل دیتی ہیں کیفیت بالکل "آب از سر گذشت" کی ہے۔ تقریباً ۱ کروڑ افراد بلاواسطہ اس سیلاب کے ریلوں کی زد میں آ گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی پوری آبادی اور مغربی پاکستان کا بھی ایک ایک فرد اس کی تباہ کاریوں کے نتائج میں حصہ دار ہے۔

مکانات اور جھونپڑے تباہ ہو رہے ہیں۔ اثاثے خس و خاشاک بن کر بہہ گئے ہیں فصلیں زیرِ آب ہیں۔ مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کی تباہی نے "مفلسی میں آٹا گیلا" کا سماں پیدا کر دیا ہے۔ معصوم بچوں کی ایک کثیر تعداد کو موجوں نے اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔ سانپوں اور بچھوؤں نے انسانی جانوں پر الگ یورش کر رکھی ہے۔ لوگوں کا حال یہ ہے۔ کہ وہ چڑیوں کی طرح درختوں کی شاخوں پر بسیرا لے رہے ہیں دھوپ۔ ہوا اور بارش سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔ حتیٰ کہ تن ڈھانکنے کو ہمارے ہزاروں بھائی بہنیں ایک ایک چیتھڑے کے محتاج ہیں یہ صبر آزما آزمائش گھنٹے دو گھنٹے کی نہیں۔ دو چار روز کی نہیں۔ بلکہ معاملہ ہفتوں سے گذر کر مہینوں کی گنتی کی طرف جا رہا ہے۔"

مدیر ترجمان القرآن اس عذاب الٰہی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آج جس مصیبت سے ہم دوچار ہیں۔ اس کا تازیانہ کھا کر چاہیئے۔ کہ ہماری آنکھیں کھل جائیں۔ اور ہم اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لے کر اس میں تبدیلی پیدا کریں۔ خدا کے سامنے اب تک کے کئے پر ندامت کے آنسو پیش کریں۔ اور آئندہ کے لئے بندگی و طاعت کا نیا پیمان استوار کریں۔"

ظاہر ہے کہ یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہمیں معلوم نہ ہو۔ کہ ایسے تازیانے کب اور کیوں پڑا کرتے ہیں؟ اس کے لئے ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ کامل کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فاخذنھم بالباسآء والضرآء لعلھم یتضرعون۔ (الانعام ۴۲) کہ تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کے پاس ہم نے اپنے رسول بھیجے (پھر ان کی تکذیب کے باعث) ہم نے ان امتوں کو عذابوں اور دکھوں میں مبتلا کیا۔ تا وہ تضرع و زاری سے کام لیں۔ پھر فرمایا۔ ولقد اخذنھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون (المومنون ۷۶) کہ ہم نے منکرین پر عذاب بھیجا۔ مگر وہ اتنے سنگدل تھے۔ کہ باایں ہمہ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے نہ جھکے۔ نہ انہوں نے عاجزی کی۔ تیسری آیت میں فرمایا۔ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباسآء والضرآء لعلھم یضرعون (الاعراف ۹۴) کہ جب کبھی کسی بستی میں ہم نے نبی بھیجا۔ تو ان بستیوں کے باشندوں کی شرارتوں کے باعث ہم نے ان لوگوں پر عذابوں اور دکھوں کے ذریعہ گرفت کی تا وہ اپنی سرکشی اور تمرد سے باز آئیں۔ چوتھی جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون۔ (الروم - ۴۱) کہ خشکی اور تری پر فساد رونما ہو گیا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے اعمال خراب ہو چکے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بعض بد اعمالیوں کا انہیں مزہ چکھائیگا۔ تا وہ حق کی طرف رجوع کریں۔

ان چار آیات پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب اس لئے آتے ہیں۔ تا لوگ بیدار ہو کر اپنی بد اعمالیوں سے توبہ کریں۔ یہ عذاب اس وقت آتے ہیں۔ جب لوگ شرارتوں اور فسادوں میں انتہا کو پہنچ جاتے ہیں۔ نبیوں کے آنے کے ساتھ اتمام حجت ہو جاتی ہے۔ جب لوگ ان کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان کے درپے آزار ہوتے ہیں۔ اور انہیں طرح طرح سے اذیتیں پہنچاتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ کی تجلی نمودار ہوتی ہے۔ اور انسانوں پر ہولناک تباہی لاتی ہے۔ یہ ان آیات قرآنیہ کا خلاصہ ہے۔ ان میں اللہ تعالےٰ نے عذابوں کے متعلق اپنے قانون کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عذاب تو لوگوں کی بدکرداریوں اور بد اعمالیوں کے نتیجہ میں آتا ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ کی رحمت کا تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ مجرموں کو نبیٔ وقت کے ذریعہ تازہ تنبیہہ کرتا ہے۔ تا وہ توبہ کریں۔ رجوع لائیں۔ لیکن مجرم لوگ الٹے نبیوں اور ان کی جماعتوں کو برباد کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خدائی عذاب ان مجرموں پر نازل ہو جاتا ہے۔ جماعتِ اسلامی کا ترجمان القرآن لکھتا ہے کہ "حادثات خدا کی گورنمنٹ کا پولیس ایکشن ہیں"۔ قرآن مجید صراحتاً فرماتا ہے کہ ہم اس "پولیس ایکشن" سے پہلے تازہ وارننگ (Warning) ضرور دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی سنت بیان فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً (الاسراء ۱۵) یہ بات ہماری شان کے شایاں نہیں کہ ہم کسی رسول کے مبعوث کرنے سے پہلے لوگوں کو عذاب دیدیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولو انا اھلکنٰھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیاتک من قبل ان نذل ونخزیٰ (طٰہٰ ۱۳۴) کہ اگر ہم ان لوگوں کو اس رسول کے بھیجنے سے پیشتر ہی ہلاک کر دیتے تو وہ کہہ سکتے تھے۔ کہ اے ہمارے رب! اے کاش کہ تو ہمارے پاس اپنا کوئی رسول مبعوث فرماتا۔ تا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے پہلے تیری آیات و احکام کی پیروی کر لیتے۔

قرآن مجید کے اس بیان سے عیاں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ عذاب دینے سے پیشتر ہمیشہ ہی کسی رسول کو مبعوث فرماتا ہے۔ قوموں اور ملکوں کی تباہی سے قبل ضرور کوئی نذیر آ کر انذار کرتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جو ابتداء آفرینش سے جاری ہے۔

چنانچہ مدیر ترجمان القرآن نے بھی لکھا ہے کہ:-

"بسا اوقات کسی کشتی کو مشیت اسی لئے گردابوں میں لا پھنساتی ہے۔ کہ اس کے سواروں کی آنکھوں سے غفلت کے پردے اٹھ جائیں۔

حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت کے ظہور پر بھی ایک موقع ایسا آیا تھا کہ قریش اور آس پاس کے قبائل مشکلات میں گھر گئے۔ یہ معاملہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اس کی تصریح کی ہے کہ انبیاءؑ کے مخاطبین جب دعوتِ حق کے مقابلے میں سنگدلی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو نرم کرنے کے لئے مصائب بھی نازل فرماتا ہے۔

چنانچہ سورہ اعراف رکوع ۱۲ میں فرماتا ہے۔ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباسآء والضرآء لعلھم یضرعون (اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی کہ نہ مبتلا کیا ہو ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں تا کہ وہ گڑگڑائیں)

خوش قسمت ہوتی ہے وہ قوم جو نعمت پا کر شکر کا حق ادا کرنے کے بعد کم سے کم مصیبت کے نازل ہو جانے پر ہوش میں آ جائے۔ اور بد نصیب ہے وہ گروہِ انسانی جسے حادثات کے تازیانے بھی خوابِ غفلت سے چونکا نہ سکیں۔ حتیٰ کہ غضب الٰہی کا کوئی آخری ریلا آئے۔ جو اسے ملیامیٹ کر دے۔" (اکتوبر ۱۹۵۵ء، صفحہ ۹)

اب مسلمانان پاکستان و ہندوستان کے لئے خدا ترس دل کے ساتھ سوچنے کا مقام ہے۔ کہ ایک طرف یہ سنت اللہ ہے۔ یہ آیات قرآنیہ ہیں۔ دوسری طرف حالت یہ ہے۔ کہ مسلسل اور پیہم قحط وبائیں اور قیامت خیز طوفان اور دیگر آفات ملک کو تباہ کر رہے ہیں۔ دنیا کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ اور تیسری طرف صورتِ حال یہ ہے۔ کہ خدا کے ایک برگزیدہ فرستادہ نے قریباً نصف صدی پیشتر یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ:-

"وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت و ضرورت

از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج امریکہ

حقوق العباد اور کامل شریعت

مذہب اس رابطہ کا نام ہے۔ جو خالق و مخلوق کے درمیان سچا اور مستحکم تعلق پیدا کر کے مخلوق کو خدا تک پہنچاتا ہے۔ یہ رابطہ کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق کی صحیح ادائیگی نہ ہو۔ شریعت اسلام چونکہ کامل بے نقص اور قیامت تک قائم رہنے والی شریعت ہے۔ اس لئے اس نے جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی کا مناسب انتظام کیا ہے۔ ہاں حقوق العباد کی طرف بھی کچھ کم توجہ نہیں دی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ شریعت کے سارے احکام ہی ان دو امور یعنے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ ویسے تو اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ مگر درحقیقت وہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں ہی آکر جمع ہو جاتے ہیں۔ صلوٰۃ علامت ہے۔ اگر ان تمام ذرائع کی جن سے ذات باری کے حقوق ادا ہوتے ہیں۔ تو زکوٰۃ نشان ہے ان امور کا جو حقوق العباد کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اسلام کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی انہی دو امور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لا الہ الا اللہ میں اگر اس واحد لاشریک ذات کی طرف اشارہ ہے۔ جس کے حضور انسان نیاز عبودیت کے ساتھ جھک جاتا ہے تو محمد رسول اللہ کا کلمہ بنی نوع انسان میں سے اس کامل انسان کو پیش کرتا ہے۔ جو حقوق العباد کی ادائیگی کا مجسم نمونہ اور بے نظیر اسوۂ حسنہ تھا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کو بہت سے مقامات پر اکٹھا بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا ایک دوسرے پر انحصار ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ ان دونوں پر اسلامی شریعت کی عمارت تعمیر کی گئی ہے اس جہت سے اہم معاشرتی اور تمدنی مسائل اور حقوق کا حل زکوٰۃ کے ساتھ ہی متعلق ہے

زکوٰۃ اور گزشتہ انبیاءؑ

زکوٰۃ کا حکم اسلام میں بالکل نیا نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام شریعتوں کا مدار ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد پر رہا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کا حکم پہلے بھی موجود رہا ہے۔ اگرچہ اس کی معین اور سلجھی ہوئی اور مرتبہ شکل ہمارے سامنے نہیں آتی۔ کیونکہ تمام سابقہ شریعتیں درحقیقت ایک عارضی دور اور محدود زمانہ کے لئے تھیں۔ اس لئے اس حکم زکوٰۃ کو مکمل اور ارتقائی شکل اسلام میں ہی حاصل ہوئی۔ گزشتہ انبیاء کی زکوٰۃ کی تعلیم کے متعلق ہمیں قرآن سے بھی ثبوت ملتا ہے چنانچہ سورہ انبیاء رکوع ۵ میں فرمایا

قلنا یا نار کونی بردا و سلاماً علی ابراہیم و ارادوا بہ کیداً فجعلناھم الاخسرین و نجیناہ و لوطاً الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین و وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب نافلۃ و کلاً جعلنا صالحین و جعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا و اوحینا الیھم فعل الخیرات و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و کانوا لنا عابدین۔

یہ آیت کریمہ بتا رہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت لوطؑ، حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ علیہم السلام سب کو ایتاء زکوٰۃ کی تلقین کا ارشاد کیا گیا۔ ایک دوسری آیت میں حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق فرمایا:۔

واذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد و کان رسولاً نبیاً۔ و کان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ و کان عند ربہ مرضیاً" (مریم ع ۴)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام صلوٰۃ و زکوٰۃ کی تعلیم دیتے تھے۔ سورۂ مریم میں ہی حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق بھی ہمیں اسی بات کا پتہ چلتا ہے۔ فرمایا واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیاً۔

زکوٰۃ۔ عملی شریعت کا فعل

الغرض ان آیات سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا حکم ایک بنیادی حکم ہے۔ اور ایک سچی شریعت کا ایک نہایت اہم جزو اسی لئے گزشتہ انبیاءؑ کو بھی اس کی تلقین و تعلیم کا ارشاد ہوا۔ اور اسی لئے قرآن کریم میں اسے خاص اہمیت دی گئی۔

درحقیقت حقوق العباد کی ادائیگی عملی شریعت کا ایک فعل ہے۔ ہر وہ مذہب جس کی بنیاد محض نظریوں چند بے اثر عقیدوں اور انسان کی زندگی میں عملاً کام نہ آنے والے خیالات پر ہو۔ وہ تو حقوق العباد کے متعلق تعلیم دینے سے اغماض کر سکتا ہے۔ مگر اسلام جیسا مذہب جو ہر جہت سے کامل اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس نے حقوق العباد کے متعلق بھی بہترین تعلیم دی۔ اس لحاظ سے زکوٰۃ کو اسلام میں عملی شریعت کے اس فعل کی اہمیت حاصل ہے۔ جو انسان کو عدل۔ احسان۔ ہمدردی کی قوتوں کا صحیح مصرف مہیا کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اس زندگی میں عملی شریعت کا ایک فعل یہ ہے کہ شریعت حقہ پر قائم ہو جانے سے ایسے شخص کا بنی نوع انسان پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ درجہ بدرجہ ان کے حقوق کو پہچانتا ہے۔ اور عدل اور احسان اور ہمدردی کی قوتوں کو اپنے محل پر استعمال کرتا ہے۔ اور جو کچھ خدا نے اس کے علم اور معرفت اور مال اور آسائش میں سے حصہ دیا ہے۔ سب لوگوں کو حسب مراتب ان نعمتوں میں شریک کر دیتا ہے۔ وہ تمام بنی نوع انسان پر سورج کی طرح اپنی روشنی ڈالتا ہے۔ اور چاند کی طرح حضرت اعلےٰ سے نور پا کر وہ نور دوسروں کو پہنچاتا ہے۔ وہ دن کی طرح روشن ہو کر نیکی اور بھلائی کی راہیں لوگوں کو دکھاتا ہے۔ وہ رات کی طرح ہر ایک ضعیف کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور تھکوں اور ماندوں کو آرام پہنچاتا ہے۔ وہ آسمان کی طرح ہر ایک حاجت مند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دیتا ہے۔ اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برساتا ہے۔ وہ زمین کی طرح کمال انکسار سے ہر ایک آدمی کی آسائش کے لئے بطور فرش کے ہو جاتا ہے۔ اور سب کو اپنے کنار عاطفت میں لے لیتا ہے اور طرح طرح کے روحانی میوے ان کے لئے پیش کرتا ہے۔ سو یہی کامل شریعت کا اثر ہے کہ کامل شریعت پر قائم ہونے والا حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کمال کے نقطے تک پہنچا دیتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۴۲)

پس زکوٰۃ اس لحاظ سے حق العباد کو نقطۂ کمال تک پہنچا دینے کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ اور اس کے بغیر ایک شریعت کسی طرح بھی کامل . . .

. . . .

. . . . نہیں کہلا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ کلمات بتا رہے ہیں۔ کہ اپنے مال میں سے دوسروں کو حصہ دینا درحقیقت کائنات کی تمام فیض بخش اور نفع رساں چیزوں کی خوبیوں کا اپنے اندر جمع کر لینا ہے۔ (باقی)

دورِ اول کی پہلی جماعت سابقون الاولون ہے

فرمایا:۔

(۱) "سارے مسلمان۔ حکومتوں۔ بادشاہتوں اور وزارتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ صرف ہماری جماعت ہی ہے جس کی بادشاہت صرف اسلام ہے۔ جس کی حکومت صرف اسلام ہے۔ جس کی عزت صرف اسلام ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ وہ مسلمان جو حکومتوں۔ بادشاہتوں اور وزارتوں کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور رات دن پھر رہے ہیں۔ ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ تم سیاسی انقلاب برپا کرنا چاہتے ہو۔"

(۲) "بے شک دنیا میں تغیرات آئیں گے۔ خرابیاں بھی ہوں گی۔ قحط بھی پڑیں گے۔ مصائب اور آفات بھی آئیں گے لیکن"

(۳) "جو شخص مومن ہے اس کا قدم آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا۔ قحط اور مصائب۔ اس کے قدم کو سست نہیں کریں گے۔ پس تحریک جدید کو آگے بڑھانا ہمارا کام ہے۔ یہ کام کہیں ختم نہیں ہوتا۔"

(۴) "پہلی جماعت جس نے اس میں حصہ لیا۔ وہ سابقون الاولون" کہلائے گی۔ جو بعد میں آئے وہ مجاہد کہلائیں گے۔"

پہلی جماعت سابقون الاولون کی انیس سالہ فہرست ایک کتاب میں شائع ہونے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ اور اس میں صرف ان کا نام ہی آتا ہے۔ جو پورے انیس سال تحریک جدید میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اگر کسی کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ تو وہ بھی اب ادا کر کے شامل ہو سکتا ہے۔ چاہیئے کہ بقایا دار اپنا بقایا ادا کر کے دفتر سے تصدیق بھی حاصل کر لیں۔ کہ آیا اب ان کا نام فہرست میں لکھا جا چکا ہے تاکہ کسی کو بعد اشاعت فہرست شکوہ نہ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ایٹمی توانائی کی تحقیق کرنے والی یونیورسٹی

ذیل کے مضمون میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ میں ایٹمی توانائی کی ریسرچ کب اور کیسے شروع ہوئی تھی۔ کولمبیا یونیورسٹی نے ایٹم بم بنانے میں کس طرح امداد دی۔ اور امریکہ میں ایٹمی توانائی پیدا کرنے کا سب سے پہلا کارخانہ اس یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے کس طرح قائم کیا آج کل یہ یونیورسٹی ایٹمی توانائی کو غیر فوجی پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے سلسلہ میں زبردست تحقیق کر رہی ہے۔

امسال امریکہ کی مشہور عالم کولمبیا یونیورسٹی کا دوصد سالہ جشن منایا جا رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں اس دار العلوم نے علم و ادب کو فروغ دینے میں جو جو عظیم کام کئے ہیں۔ ان کا کچھ حال عوام کے سامنے آچکا ہے۔ کچھ اب آ رہا ہے چنانچہ ایٹمی توانائی کو ترقی دینے میں اس دار العلوم نے بڑا حصہ لیا ہے۔

آج کولمبیا یونیورسٹی امریکہ کے دوسرے تعلیمی اداروں میں سے ایک ہے۔ جہاں ایٹمی توانائی کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق مسلسل تحقیق ہو رہی ہے۔ امریکہ میں آج سے پندرہ سال قبل اس یونیورسٹی نے ایٹمی دور کا آغاز کیا تھا۔ اس سلسلہ میں کولمبیا یونیورسٹی کو فزیکل سوسائٹی کی طرف سے جو کتبہ پیش کیا تھا۔ اس پر حسب ذیل عبارت درج تھی۔

(۱) امریکہ میں پہلی بار یورینیم کو پھاڑنے کا تجربہ کیا گیا

(۲) ایٹمی مسالے کی بھٹی کا اولین نقشہ بنایا گیا۔ اور تجربے کئے گئے۔

(۳) یورینیم کے پھیلاؤ اور جدا کرنے کے اولین تجربے عمل میں لائے گئے۔

(۴) اوک رج میں ایٹمی مسالے کے پھیلاؤ اور اسے جدا کرنے اور ایٹمی توانائی حاصل کرنے کا اولین کارخانہ قائم کرنے کے لئے اصلی نقشہ بنایا گیا۔ جس سے امریکہ میں سب سے پہلے ایٹم بم کے لئے مسالہ تیار کیا گیا۔

جب اس تحقیق اور ان دریافتوں کا آغاز ہوا تھا۔ تو اس کے متعلق عجیب قسم کا تذبذب اضطراب جوش خروش اور ولولہ پایا جاتا تھا۔

۱۹۳۹ء کے آغاز میں جب دنیا ہٹلر کے جارحانہ اقدامات کو خوفزدہ ہو کر دیکھ رہی تھی۔ جرمنی سے ایک خبر باہر نکلی۔ کہ جرمنی کے دو محقق سائنسدانوں مسٹر ہاہن —— اور مسٹر اس مین —— نے آہستہ آہستہ حرکت کرنے والے نیوٹرانوں سے یورینیم کو متصادم کیا ہے۔ اور اس سے بالکل نئی قسم کے عنصر پیدا ہوئے جو جو بیریم کے ریڈیائی ہمزاد آئی سوٹوپ ثابت ہوئے ہیں۔ کیمیاوی طور پر یہ دونوں سائنسدان اس دریافت کے نتائج سے باخبر تھے۔ لیکن طبیعاتی طور پر وہ حیران اور ششدر تھے۔ کہ یہ کیا عمل ہے۔ اور وہ اس نئی صورت حال پر کچھ کھوئے ہوئے تھے۔

ادھر ایک اور جرمن سائنسدان اور علم الطبیعات کی ماہر خاتون "ڈاکٹر لیس میٹھنر" نے بھی یہ خبر سنی۔ ان دنوں ...... وہ نازی جرمنی سے بھاگ کر سویڈن میں ایک پناہ گزین کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ وہ فوراً ہی ڈنمارک پہنچی۔ اور وہاں کے ممتاز اور مشہور ماہر علم طبیعات اور سائنس دان "ڈاکٹر نیل بوہر" اور اپنے بھتیجے ڈاکٹر او۔ آر۔ فریش سے مشورہ کرنے لگی۔

ڈاکٹر فریش بھی ممتاز سائنسدان ہیں اور وہ بھی ڈاکٹر بوہر کے تجربہ گاہ میں کام کرتے تھے یہ تینوں سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ جرمنی کے متذکرہ سائنسدانوں نے یورینیم کے ایٹم کو پھاڑنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اور اس عمل سے عظیم ایٹمی توانائی بھی لازماً پیدا ہوئی ہوگی۔ اس مفروضہ کی بنا پر مزید تجربے بڑی ترتیب سے اور سلسلہ وار ہو سکتے ہیں۔

امریکہ میں خبر کیسے پہنچی

ان ہی دنوں ڈاکٹر بوہر امریکہ روانہ ہونے والے تھے۔ جہاں انہیں پرنسٹن نیوجرسی میں امریکی ماہرین علم الطبیعات کے جلسے میں تقریر کرنی تھی۔

چنانچہ ۲۶ر جنوری ۱۹۳۹ء کو انہوں نے سائنسدانوں کے سامنے انکشاف کیا۔ کہ جرمنی میں ایٹمی توانائی کا تجربہ کامیابی سے کیا گیا ہے۔ اس پر سائنسدانوں کے اس اجتماع میں ایک ہلچل سی مچ گئی۔ اس نئی دریافت اور اس کے اثرات اور متعلقہ نتائج کا سب کو احساس ہونے لگا۔ کہ جرمن سائنسدانوں کی یہ ایک عظیم دریافت تھی سائنسدانوں کے اس اجتماع میں کولمبیا یونیورسٹی کے دو سائنسدان ڈاکٹر آئی۔ پی۔ رابی اور ڈاکٹر ولس لیمب بھی موجود تھے۔ انہوں نے ایٹمی توانائی کی دریافت کی یہ اہم خبر نیویارک میں اپنے ساتھیوں تک پہنچائی۔

ڈاکٹر بوہر نے ایٹمی توانائی کے متعلق جو بنیادی اصول بنائے تھے ان پر کولمبیا یونیورسٹی میں طبیعات کے شعبے کے صدر ڈاکٹر پیگرم اور نوبل انعام پانے والے ڈاکٹر فرمی اور ڈاکٹر پروفیسر ڈننگ نے آپس میں سارے مسئلے پر بڑے جوش اور بحث و مباحثے کئے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر فرمی فسطائی اٹلی سے بھاگ کر امریکہ میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ اور اٹلی کے نہایت ممتاز سائنسدان تھے

چنانچہ ان سائنسدانوں کے باہمی مشورے کے بعد ڈاکٹر ڈننگ نے کولمبیا یونیورسٹی میں ۲۵ر جنوری ۱۹۳۹ء کو یورینیم کے ایٹموں کو نیوٹرانوں سے متصادم کیا۔ اس عمل سے بھاری ایٹمی توانائی پیدا ہوئی۔ اس طرح یہ تجربہ امریکہ میں پہلی بار کامیاب ہوا۔ لیکن امریکہ کے اس تجربے سے دس دن پہلے ڈنمارک میں بھی یہ تجربہ کامیابی سے کیا گیا تھا۔ لیکن اسے خفیہ رکھا گیا تھا۔

تھوڑے سے عرصہ کے بعد امریکہ میں مزید تجربے کئے گئے۔

ایٹم بم کی تیاری

بہرحال امریکی سائنسدان اپنی اس کھوج اور تجربوں پر بہت خوش تھے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اس کے خوفناک پہلوؤں سے بھی متشوش تھے۔ اور یہ بھی سمجھ گئے کہ نازی جرمنی کے سائنسدان اب ایٹم بم بنائیں گے۔ اس لئے انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی۔ کہ جرمنی سے پہلے ہم ایٹم بم تیار کر لیں۔

تاہم یورینیم ایٹم کو پھاڑنا بذات خود اس بات کا ثبوت نہیں تھا۔ کہ اس سے بڑے پیمانے پر ایٹمی دھماکا بھی ہو سکتا ہے۔ اور ایٹم بم بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس نئی اور حیرت انگیز سائنسی دریافت سے ہزاروں طرح کے سوال اور مسئلے وابستہ تھے۔ انہیں حل کرنا ضروری تھا۔ یہ کام انتہائی پیچیدہ اور دشوار بھی تھا۔

بہرحال کولمبیا یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے یہ عظیم کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ انہوں نے گریفائیٹ کے تودوں پر تجربے شروع کئے۔ اور ایٹمی توانائی پیدا کی۔

تو ۲۳۵ کو یو ۲۳۸ سے الگ کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا۔ بہرحال اس پر بھی انہوں نے عبور پا لیا۔ اور تجربے کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔

امریکی حکومت کی امداد!

جب امریکی حکومت نے سال بھر کے بعد اس میں امداد دینی شروع کی۔ تو کولمبیا یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے بہت [illegible] کام مکمل کر لیا۔ لیکن اب کام اتنا عظیم اور وسیع تھا۔ کہ کولمبیا یونیورسٹی اسے پورا نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ امریکی حکومت نے جنگ کے زمانہ میں میسن ہٹن ضلعے میں نیا کارخانہ قائم کیا۔ وہاں امریکہ کے بہترین سائنسدان دن رات تحقیق اور تجربوں میں مصروف رہتے ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے جو راہ دکھائی تھی۔ اسی پر سب گامزن تھے۔ اور ایٹم بم عالم وجود میں آگیا۔

امن کے لئے

جنگ کے خاتمے کے وقت سے کولمبیا یونیورسٹی کے علاوہ دوسری امریکی یونیورسٹیاں بھی ایٹمی توانائی کو پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے تجربے کرتی جا رہی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ یونیورسٹیوں کو یہی زیب بھی دیتا ہے۔ کہ وہ ایٹمی توانائی کو دنیا کی بہبودی اور امن کے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کھوج میں لگے رہیں۔ ان کا کام اور فرض علم اور روشنی پھیلانا اور نوع انسانی کی بہبودی ہے۔

صدر آئزن ہاور کی تجویز

اس طرح اب یہ یونیورسٹیاں صدر آئزن ہاور کی اس تجویز کو عملی صورت دینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جس میں انہوں نے ادارہ اقوام متحدہ کو ۸ر دسمبر ۱۹۵۳ء میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ تمام ایٹمی توانائی بین الاقوامی کنٹرول میں دے کر اسے دنیا اور نوع انسانی کی تباہی کے بدلے اس کی تعمیر اور خوشحالی و بہبودی اور پُرامن مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس عظیم مقصد کے

انتخابات عہدیداران و نمائندگان احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

سال رواں کے لئے .... ایسوسی ایشن کے عہدیداران کے سالانہ انتخاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے ہر کالج میں احمدی طلباء دو دو نمائندگان کا اپنے طور پر انتخاب کریں۔ جن میں سے ایک نمائندہ اعلیٰ ہوگا۔ جو منتخب ہو جانے پر اپنے کالج میں احمدی طلباء کی تنظیم وغیرہ کا ذمہ دار ہوگا۔ بعد ازاں یہ نمائندگان ایسوسی ایشن کے عہدیدان کا انتخاب کریں گے۔

نمائندگان کا انتخاب سابق نمائندہ اعلیٰ کی نگرانی میں یا ایسوسی ایشن کی طرف سے نامزد کردہ نمائندہ کی زیر نگرانی ہوگا۔

لہٰذا تمام احمدی طلباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے مجھے اطلاع بھجوائیں۔ تاکہ عہدیداران کے انتخاب کرانے کے بعد فوری طور پر کام شروع کیا جا سکے۔ امید ہے۔ کہ تمام کالجوں کے احمدی طلباء اپنے نمائندگان کے اسماء ۱۲ر نومبر تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر دیں گے۔

(سیکرٹری جنرل احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ۸/ ۱۰ امیر بخش روڈ محمد نگر لاہور)

اعلان

ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی کا تقرر بطور قاضی حلقہ سندھ زیرین برائے تین سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے متعلقین مطلع رہیں (ناظم دار القضاء)

بقیہ ۱۲ صفحہ

عذابوں کے متعلق فرمان بانی

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ رہے گا۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

۲۔ "پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے۔ اور اپنی شامت اعمال ان پر تھوپ دی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا۔ بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے۔ اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اور سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

۳۔ اپنی وفات سے دو دن قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بنی نوع انسان کو توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

"دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں۔ زلزلے آ رہے ہیں، قحط پڑ رہا ہے۔ اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی۔ اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی۔ تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی۔ دوسری ظاہر ہو جائے گی آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔"

(رسالہ پیغام صلح صفحہ ۶۵)

یہ اقتباسات اپنے مفہوم میں نہایت واضح اور بین ہیں۔ ان میں فرستادہ ربانی نے بروقت انتباہ کیا ہے۔ اور آنے والی بلاؤں کے متعلق پوری صراحت کے ساتھ اندازہ کیا ہے۔ حالات نے نہ صرف ان پیشگوئیوں کی تصدیق کی ہے۔ بلکہ قرآن مجید کے بیان کردہ قانون دربارہ عذاب الٰہی کی صداقت پر بھی مہر کر دی ہے۔ بے شک یہ حالات رنجدہ ہیں۔ ان میں انسانیت کی الم انگیز داستان نہاں ہے مگر دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی یہ قہری تجلیات قرآن مجید کے زندہ اور عالمگیر کتاب ہونے پر ایک درخشندہ دلیل ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نشانات سے عبرت حاصل کریں۔ اور اس کے عذاب کو دیکھکر توبہ اور تضرع کے طریق کو اختیار کریں۔ کیونکہ یہ بھی ہولناک دن کے دُکھ سے بچائے جائیں گے۔

بمبار طیاروں کا وزن کم کیا جائیگا

لندن ۵ر نومبر:۔ برطانیہ میں ٹیٹانیم کو بہتر بنانے کا ایک نیا طریقہ وضع کیا جا رہا ہے۔ جس کے ذریعے بڑے بڑے طیاروں کا وزن بہت زیادہ گھٹایا جا سکے گا۔ اگرچہ تفصیلات کو راز میں رکھا جا رہا ہے۔ تاہم سائینسدانوں کو امید ہے کہ برطانیہ کے وی کلاس ایٹمی بمبار طیاروں کا وزن ایک ٹن سے زیادہ کم کیا جا سکے گا۔ دعوے کیا جا رہا ہے کہ نئے طریقے سے اس دھات کو بہت زیادہ مضبوط اور ہلکا بنایا جائے گا۔ اور لاگت بھی موجودہ نرخوں سے ۵ فی صد کم ہو جائے گی۔

اخوان المسلمون نے وزیراعظم کے قتل کی منظوری حسن الہضیبی سے لی تھی

قاہرہ ۵ر اکتوبر:۔ کرنل جمال عبد الناصر نے بتایا ہے کہ ۲۷ر اکتوبر سے جب کہ اخوان المسلمون کے ایک رکن محمود عبد اللطیف نے سکندریہ میں ان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اب تک اخوان کے ۱۲۰۰ ارکان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ وزیراعظم نے مزید بتایا کہ اس حملے سے قبل بھی ۱۲۰۰ ارکان کو گرفتار کیا گیا تھا ان میں اخوان کے متعدد مولوی بھی شامل تھے۔ جو مساجد میں وعظ کیا کرتے تھے کرنل ناصر نے بتایا کہ جن لوگوں کو اسکندریہ کے حملے کے فوراً بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس ان سب کے ناموں سے آگاہ نہیں ہے۔

تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ اخوان المسلمون کے خفیہ گروہوں نے چھ ماہ قبل وزیراعظم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ گرفتار شدہ ارکان کے بیانات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ منصوبہ مرشد عام حسن الہضیبی کے روبرو بھی پیش کیا گیا تھا۔ اور انہوں نے اسے منظور کر لیا تھا۔ الہضیبی بھی گرفتار شدہ لیڈروں میں شامل ہیں۔ وزیراعظم نے بتایا کہ تمام گرفتار شدگان کو حوالات میں الگ الگ رکھا جائے گا۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ وہ لوگ جیل میں نئی سازشیں کرنے لگتے ہیں۔ کرنل ناصر نے بتایا کہ خفیہ تنظیم کے ارکان کی بہت بڑی تعداد کو حراست میں لیا جا چکا ہے اور پولیس ان لوگوں کی تلاش میں ہے۔ جن کی گرفتاری کے لئے ۲۰۰۰ مصری پونڈ کا انعام رکھا گیا ہے۔ گذشتہ چند دنوں میں اسلحہ اور گولی بارود کی بھاری مقدار بھی پکڑی گئی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں کرنل ناصر نے کہا کہ وزیراعظم کو قتل کرنے کی سازش کرنے کے ملزموں پر مقدمہ چلانے والی خاص عدالت میں مقدمات کی سماعت کی کوئی تاریخ ابھی تک مقرر نہیں کی گئی۔ مگر سب سے پہلے محمود عبد اللطیف کے خلاف مقدمے کی سماعت ہوگی جس نے ان پر آٹھ گولیاں چلائی تھیں۔

مسلم لیگ مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوگا

کراچی ۵ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس جلد منعقد کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری وزیراعظم محمد علی سے تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ مسٹر محمد علی مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ کے اجلاس کی تاریخ کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا مجلس عاملہ ملک کی تازہ ترین صورت حال پر غور کرے گی اس کے علاوہ بعض تنظیمی امور بھی زیر بحث آئینگے اس اجلاس میں مسٹر شہود الحق کے استعفا پر بھی غور کیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ مجلس عاملہ میں مسلم لیگ کی کنونشن بلانے پر بھی بحث ہوگی

امریکہ ایران کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کیلئے پانچ کروڑ ڈالر دیگا

واشنگٹن ۵ر نومبر۔ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ایران کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے تقریباً پانچ کروڑ ڈالر کی امداد دی جا رہی ہے۔ اس رقم کو ایرانی تیل کو منڈی میں لانے پر صرف کیا جائے گا۔

پچھلے دنوں حکومت ایران نے عالمی تیل کی کمپنیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ تیل کے کارخانے ایک مدت سے بند چلے آ رہے تھے۔ اور تیل عالمی منڈیوں میں نہیں پہنچ رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ جب ایرانی تیل پورے طور پر منڈیوں میں آنے لگے گا۔ تو ایران کو کروڑوں ڈالر کا فائدہ پہنچے گا۔ لیکن اس کو پورے طور پر منڈیوں میں لانے کے لئے کم از کم چھ ماہ مزید درکار ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایران کو مزید مالی امداد بھی دی جائے گی اس سے پیشتر بھی ایران کو فوری ضروریات کے لئے خاصی امریکی مالی امداد مل چکی ہے۔

ایک لاکھ ساٹھ ہزار سوتی دھاگے کی گانٹھیں کھڈیوں کیلئے تقسیم کی گئیں

لاہور ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ ایک لاکھ ۶۰ ہزار سے زیادہ سوتی دھاگے کی گانٹھیں جن کی قیمت کوئی سولہ کروڑ روپیہ ہے۔ پنجاب میں حکومت کی دھاگہ تقسیم کرنے کی سکیم کے مطابق کھڈیوں کے لئے تقسیم کی گئیں۔ دھاگہ تقسیم کرنے کی یہ سکیم گذشتہ سال جاری کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ایک صوبے میں ایک لاکھ سے زیادہ کھڈیوں کو دھاگہ باقاعدگی سے مہیا کرنا تھا۔

دھاگے کی مجموعی مقدار میں سے جو امداد باہمی کے اداروں اور عام تجارتی ذرائع سے دیا گیا تقریباً ۶۰ فی صد پنجاب کے مختلف کارخانوں میں تیار کیا گیا۔ اور کوئی ۲۸ فی صد کراچی اور سندھ سے حاصل کیا گیا۔ درآمد کئے ہوئے دھاگے کی مقدار صرف ۱۲ فی صد کے قریب ہے۔

مجموعی طور پر اس وقت صوبے میں کوئی ۳½ لاکھ تکلے کام کر رہے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ اس سال کے ختم ہونے سے پیشتر ایک لاکھ تکلے اور بڑھا دیئے جائیں گے۔

پنجاب میں اس وقت تقریباً دو لاکھ کھڈیاں ہیں

لڑکوں کا مڈل امتحان

لاہور ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ تعلیم پنجاب کے زیر اہتمام لڑکوں کا مڈل سکول امتحان بروز منگل یکم فروری ۱۹۵۶ء سے شروع ہوگا۔

یوم امداد باہمی

لاہور ۵ نومبر۔ بین الاقوامی یوم امداد باہمی سے متعلق ایک اجلاس پنجاب کوآپریٹو یونین کے زیر اہتمام ٹاؤن ہال لاہور میں ۶ نومبر کو شام کے چار بجے ہوگا۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم اختر صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی مسٹر ایل اے ہیوٹ ایجوکیشن آفیسر کوآپریٹو فیلڈ مشن جناب رشید الدین سیکرٹری پنجاب کوآپریٹو یونین اور دیگر ممتاز ماہرین امداد باہمی عالمگیر مسائل سے متعلق امداد باہمی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کریں گے۔

ٹاؤن ہال میں شام کے چھ بجے سے آٹھ بجے تک مختلف ممالک میں امداد باہمی کی سرگرمیوں سے متعلق فلم بھی دکھلائے جائیں گے۔

شکار پر سے پابندی ہٹا دی گئی

لاہور ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ضلع منٹگمری میں اور لاہور اور شیخوپورہ کے اضلاع میں لاہور۔ ملتان روڈ اور لاہور۔ لائلپور روڈ کے درمیانی علاقے میں کالے اور بھورے تیتروں کو گولی سے مارنے یا جال پر سے پکڑنے سے پابندی اٹھا دی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی پریس کانفرنس

(بقیہ صفحہ اول)

وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے اعلیٰ اغذائی کانفرنس کی سفارشات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ کانفرنس نے چاول کی اسی طرح آزادانہ کاروبار کی سفارش کی ہے۔ جس طرح کہ اس وقت روئی کا کاروبار بالکل آزادانہ بنیادوں پر کیا جاتا ہے یعنی یہ کہ چاول ہر ضلع میں بآسانی خریدا جا سکے گا۔ اس کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ تاجر نہ صرف ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چاول لے جا سکیں گے۔ بلکہ ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں لے جانے پر بھی کوئی پابندی نہ ہوگی۔ اور روئی کی طرح چاول بھی دوسرے ملکوں کو برآمد ہو سکے گا۔ البتہ اس احتیاط کے پیش نظر کہ بہت زیادہ مقدار میں چاول بیرونی ملکوں کو برآمد نہ ہو۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اس کی برآمد پر نگاہ رکھے گا۔ اور مجموعی طور پر ایک مقررہ میعاد سے زیادہ چاول برآمد کرنے کی اجازت نہ دے گا۔

آپ نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے کہ حکومت نے غذائی کانفرنس کی یہ سفارشات مان لی ہیں۔ یہ بھی بتایا۔ کہ حکومت دھان کو صاف کرنے والے کارخانوں اور ملوں پر خاص نگاہ رکھے گی۔ اور اگر اس نے یہ محسوس کیا۔ کہ کارخانوں کے مالک کاشتکاروں کو مناسب نرخ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ تو وہ کاشتکاروں کے حقوق کی حفاظت کی خاطر ان کارخانوں کو اپنی تحویل میں لے لے گی تاکہ کاشتکاروں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے پائے۔

آپ نے مزید بتایا کہ کانفرنس میں خام شکر گڑ اور سفید شکر کی آزاد تجارت پر بھی زور دیا گیا تاکہ مانگ اور رسد کے عام قانون کے تحت یہ اشیاء کی قیمتیں ملک بھر میں متوازن ہو جائیں۔ اور یہ چیزیں سب کو بآسانی دستیاب ہو سکیں۔ آپ نے کہا تمام صوبوں کے نمائندے ان اشیاء کی آزاد تجارت کے حق میں تھے آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ عام ضرورت کی اشیاء کی تجارت کو آزاد بنیادوں پر چلانے اور مناسب حد تک قیمتیں گرنے کے سلسلے میں یہ ایک اچھا قدم ہوگا۔ اور اس سے عوام کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

سوت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میں مرکزی حکومت پر زور دے رہا ہوں۔ کہ صوبے میں سوت پر سے ہر قسم کی پابندی اٹھا لی جائے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ پابندیاں اٹھا لینے سے قیمتیں بہت زیادہ نیچے نہیں آئیں گی۔ آپ نے کہا۔ البتہ میں کپڑے پر سے کنٹرول ہٹانے کے حق میں نہیں ہوں کیونکہ ملک میں ابھی کپڑے کی کمی ہے۔ ان دنوں حالات کچھ نہ کچھ کنٹرول برقرار رکھنا ضروری ہے۔

برطانیہ حملہ کی صورت میں اسرائیل کی امداد کرے گا

پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کا بیان

لندن ۵ نومبر۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے گذشتہ شب دارالعوام میں اعلان کیا کہ اگر کسی عرب کی طرف سے اسرائیل پر حملہ ہوا۔ تو برطانیہ اسرائیل کی امداد کرے گا۔ مسٹر ایڈن نے یہ الفاظ مشرق وسطیٰ سے متعلق معاملات پر بحث کے دوران میں کہے

مسٹر ہوڈلسٹن جنہوں نے حزب مخالف کی طرف سے بحث پر اختتامی تقریر کی۔ انہوں نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ کہ اگر سب نہیں۔ تو بعض عرب ریاستوں کے درمیان دوسری بار جنگ کا خطرہ ہے۔ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس معاملہ میں سخت رویہ اختیار کرے۔ وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ مجھ سے یہ پوچھا گیا ہے۔ کہ ۱۹۵۰ء میں برطانیہ امریکہ اور فرانس نے مشرق وسطیٰ کے ممالک کی موجودہ سرحدوں کی حفاظت کے سلسلہ میں جو اعلان کیا تھا۔ اس کے تحت برطانیہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ کسی عرب ریاست کی طرف سے حملہ ہونے کی صورت میں اسرائیل کی امداد کرے؟

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یقیناً اس کی ذمہ داری صرف ہمارے اوپر ہی نہیں۔ بلکہ امریکہ اور فرانس پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جس طرف سے بھی حملہ ہوگا۔ اس کے خلاف طاقت کو امداد دی جائیگی

برطانیہ میں گودیوں کے مزدوروں نے پھر ہڑتال کر دی

لندن ۵ نومبر۔ ۹ ہزار مزدوروں نے کل صبح ۵۷ جہازوں پر کام بند کر دیا۔ کام لینے والوں نے ان ۲۵۷ مزدوروں کو کام پر واپس آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ جنہوں نے یونین سے خارج لاری ڈرائیوروں سے تعاون نہیں کیا تھا۔ اکتوبر کی بڑی ہڑتال کا فیصلہ ہونے کے بعد دوسری ہڑتال گذشتہ پیر کے روز اسی مسئلہ پر شروع ہوئی تھی۔ پیر کی رات ۶ ہزار مزدوروں نے کام پر واپس جانے کے لئے آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن چونکہ ان میں کچھ مزدوروں نے کام چھوڑ دیا۔ اس سے ایک نیا جھگڑا پیدا ہو گیا۔

کل ۵ ہزار مزدوروں نے ایک جلسۂ عام میں کام پر واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ ان کے علاوہ مزدوروں نے بھی جو ایک ماہ سے بیکار تھے۔ کام پر واپس جانے کے لئے رضامندی ظاہر کی۔

ہنگری کے سابق وزیر اعظم دہلی میں

دہلی ۵ نومبر۔ ہنگری کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر ناگے جو کسانوں کی بین الاقوامی یونین کے نائب صدر ہیں۔ نیویارک سے ڈاکٹر بوگے کے ہمراہ کل نئی دہلی میں وارد ہوئے۔ پروفیسر این جی رنگا صدر کرشکار لوک پارٹی نے ان کو مدعو کیا ہے۔ ۱½ ماہ ہندوستان میں مقیم رہیں گے۔

بھارت اور پاکستان کے درمیان ریلوے کے ذریعہ آمد و رفت بڑھ گئی

امرتسر ۵ نومبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ریلوے سروس کے اجراء کے بعد سڑک کے ذریعہ آمد و رفت برائے نام رہ گئی ہے۔ اب آنے اور جانے والے لوگوں کی تعداد چار سو کے قریب ہے ریل کے ذریعہ تقریباً تین سو اشخاص سفر کرتے ہیں ٹرینوں میں اس سے زیادہ مسافروں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ سڑکوں کے ذریعہ آمد و رفت محدود ہو جانے کے باعث سرحد پر کام کرنے والے قلی بیکار ہو گئے ہیں۔ شال بولڈر بھی بیکار ہو گئے ہیں۔ ہر جگہ آنے اور جانے والوں کو کرنسی کے تبادلہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ سڑک سے متصل سرحد پر ریزرو بنک آف انڈیا نے چند اشخاص کو مبادلہ کے سلسلہ میں سہولتیں دی ہیں۔ لیکن ٹرینوں کے ذریعہ سفر کرنے والے اسٹیشن کی حدود سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس وجہ سے ان کو مشکلات پیش آتی ہیں۔

العالمین فرعون مصر رامیسس دوم کا میدان جنگ رہ چکا ہے

لندن ۵ نومبر۔ العالمین میں ایک پرانے قصبے کے کھنڈروں سے جو سنگین کتبے برآمد ہوئے ان کے مطالعہ کے بعد مانچسٹر یونیورسٹی کے ماہرین آثار قدیمہ نے یہ رائے قائم کی ہے کہ یہ رامیسس دوم فرعون مصر کا تعمیر کردہ قلعہ ہے۔ جو مصر کی مغربی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا قلعہ کی دو فصیلیں تھیں۔ اور اس میں ایک معبد بھی تھا۔

رامیسس دوم حضرت مسیح کی ولادت سے ۱۲۳۴ سال پیشتر مصر پر حکمران تھا۔ اسے لیبیا کی فوج کے مقابلہ میں ایک بڑی فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ العالمین کے قریب ۱۹۴۲ء میں محوری اور اینگلو امریکن بلاک کی جنگ ہوئی تھی۔ آخر الذکر فوج میں ہندوستانی بھی شامل تھے۔ اب اس میدان میں ان ۱۲ ہزار سپاہیوں کی ایک یادگار قائم کی گئی ہے۔ جو جنگ میں ہلاک ہوئے۔

—— دی آنا ۵ نومبر۔ سوڈیو پریگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملٹری سپریم کورٹ نے دائیں بازو کے تین سوشل ڈیموکریٹوں کو غداری اور جاسوسی کے الزام میں حبس دوام کی سزا دے دی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴